TAHREER
Journal of Languages & Literature
eISSN:3007-2085
pISSN:3007-2077
تحریر
مجلہ زبان وادب

**Vol. 3 No. 4 (2025)** **HEC** approved in the **Y** category.

# English Translations of Urdu Poetry: A Research and Critical Review

# اردو شاعری کے انگریزی تراجم: ایک تحقیقی و تنقیدی جائزہ

**Naila Mubeen[1], Dr Mubshar Saeed [2]**
[1]MPhil Urdu Scholar, [2]Assistant Professor, Superior University, Faisalabad Campus
**Corresponding Email:** mubasharsaeed550@gmail.com

**Abstract**
This article critically examines the English translations of Urdu poetry, focusing on how translators convey its aesthetic, emotional, and cultural nuances. Highlighting the works of Ralph Russell, Annemarie Schimmel, Agha Shahid Ali, K.C. Kanda, and others, the study explores challenges in rendering metaphors, rhythm, and Sufi thought into English. It assesses strategies from literal translations to interpretive recreations, and how these efforts promote cross-cultural understanding. The article also reflects on the limitations of machine translation in poetry and the promise of hybrid poetic forms. Ultimately, it underscores the evolving role of bilingual translators in preserving literary depth while bridging linguistic and cultural divides.

**Keywords:**
Urdu Poetry, English Translation, Poetic Aesthetics, Cross-Cultural Dialogue, Sufi Expression, Machine Translation, Bilingual Translators

**Received:** 08-07-2025 **Accepted:** 08-09-2025 **Online:** 15-10-2025

This article is licensed under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0).
Free use, distribution, and reproduction permitted with proper citation of the original work.
**© The Author(s).**

اردو شاعری ایک ایسا ادبی سرمایہ ہے جس میں حسنِ بیان، جذباتی تہہ داری، تصوف، ثقافت، اور زبان کا جمالیاتی حسن یک جا ہو گیا ہے۔ اس شاعری کو دوسری زبانوں بالخصوص انگریزی میں منتقل کرنا ایک نہایت نازک اور تخلیقی فن ہے۔ انگریزی تراجم کے ذریعے اردو شاعری کو عالمی سطح پر متعارف کروانے کا عمل بیسویں صدی میں خاص طور پر مستشرقین، محققین اور مترجمین کی توجہ کا مرکز بنا۔ ان تراجم میں صرف زبان کی تبدیلی ہی نہیں بلکہ ثقافتی و فکری معنویت کی ترسیل بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔

اردو شاعری کے تراجم کی روایت کو سمجھنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ فارسی زبان کے شعرا کے انگریزی تراجم کو پیشِ نظر رکھا جائے۔ امیر خسرو، حافظ، سعدی، اور عمر خیام جیسے کلاسیکی فارسی شعرا کے تراجم نے مغربی دنیا میں مشرقی ادب کو متعارف کرانے میں بنیادی

کردار ادا کیا۔ خاص طور پر عمر خیام کی رباعیات کا ایڈورڈ فٹز جیرالڈ (Edward FitzGerald) کے ذریعے انگریزی ترجمہ اس سلسلے کی نمایاں مثال ہے، جس نے بعد ازاں اردو شعرا کے تراجم کی عالمی راہ ہموار کی۔ جب اردو شاعری کو انگریزی میں منتقل کیا جاتا ہے تو مترجم کو کئی فکری، فنی اور ثقافتی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اردو اور انگریزی کی نحوی ساخت میں فرق، عروضی جمالیات، مخصوص محاورات، صوفیانہ فکر، اور استعاروں کی تہہ داری کو انگریزی میں منتقل کرنا ایک ایسا کام ہے جو صرف زبان ہی نہیں بلکہ تہذیب کی منتقلی بھی مانگتا ہے۔ مضمون مذکور میں رالف رسل، ڈیوڈ متھیوز، این میری شمل، ویکٹر کیرنن، کے سی کانڈا، آغا شاہد علی، فرانس ڈبلیو پریچیٹ، وکرم سیٹھ، وکٹر گورڈن کیرنان، رینالڈن نکلسن، جیسی منتخب شخصیات کے تراجم سے نمونہ جات کا جائزہ پیش کیا جائے گا-

## رالف رسل (Ralph Russel)

رالف رسل (۲۱ مئی ۱۹۱۸ء تا ۱۴ ستمبر ۲۰۰۸ء) دوسری جنگ عظیم کے بعد ہندوستان گئے، جہاں اردو زبان وادب سے ان کا تعلق مضبوط ہوا اور یہی تعلق ان کی علمی و عملی زندگی کا مرکز بن گیا۔ وطن واپسی کے بعد وہ لندن یونیورسٹی سے منسلک رہے اور سینکڑوں طلبا کو اردو ادب سے روشناس کروایا۔

رالف رسل کا کہنا تھا کہ کسی انگریز کے لیے اردو غزل کو سمجھنا آسان نہیں، لیکن چونکہ وہ غالب کے مداحوں میں شامل تھے، اس لیے ان کے لیے یہ کام نسبتاً آسان رہا۔ وہ اُن مغربی مترجمین میں شامل ہیں جنہوں نے غالب کی شاعری کو انگریزی دنیا میں مؤثر انداز سے متعارف کروایا۔ ان کی مشہور کتاب Ghalib: Selected Poems and Letters میں غالب کی تقریباً ستر منتخب غزلوں کا انگریزی ترجمہ نہایت سلیقے سے کیا گیا، جس میں ادبی، فکری اور تہذیبی پہلوؤں کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ رالف رسل نے غالب کی تقریباً ستر منتخب غزلوں کا انگریزی ترجمہ کیا، جنہیں انہوں نے خطوط، سوانح اور فکری تجزیے کے ساتھ کتابی صورت میں شائع کیا۔ ان کے دیگر تراجم میر، سودا، میر حسن، اور اقبال جیسے شعرا کے کلام پر بھی مشتمل ہیں، جن میں انہوں نے اردو کی شعری روایت کو مغربی علمی حلقوں میں معتبر مقام دلانے کی کامیاب کوشش کی۔ رالف رسل نے ایک شعر کا ترجمہ یوں کیا ہے:

Except for Qais, no one entered the field of action
Perhaps the desert had narrowed like a jealous eye (۱)

اسی طرح غالب کا ایک اور معروف شعر ہے:

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے ۔(۲)

جس کا ترجمہ رالف رسل نے کچھ یوں کیا ہے:

O foolish heart, what has befallen you?
Do you know this sickness has no cure? (۳)

اگران تراجم کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ رالف رسل نے غالب کی شاعری کے فکری پہلوؤں کو نہایت خوبصورتی سے انگریزی زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم، بعض مواقع پر اردو زبان کی عروضی اور شعری موسیقیت کا وہ رنگ ترجمے میں دھندلا محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر "jealous eyes" جیسے فقرے میں استعارہ کمزور دکھائی دیتا ہے۔ پھر بھی یہ تراجم مغربی قاری کے لیے غالب کو سمجھنے کی ایک مستند راہ فراہم کرتے ہیں۔

## ڈیوڈ میتھیوز(David Matthews)

ڈیوڈ میتھیوز ایک ممتاز برطانوی مستشرق، مترجم اور ماہرِ لسانیات تھے جنہوں نے اردو شاعری، زبان اور ادبی روایت کو مغربی قارئین کے لیے قابلِ فہم بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی تصانیف Let's Study Urdu اور The Boy and the King اردو زبان کی تدریس اور ثقافتی فہم کے لیے اہم مقام رکھتی ہیں۔ انہوں نے میر انیس کے مرثیے کا انگریزی ترجمہ نہایت مشرقی حسیت اور شعری آہنگ کے ساتھ کیا، جسے مغرب میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اردو نظم، غزل، اور نثر پر ان کے تنقیدی مضامین اسلوبیاتی، فکری اور لسانیاتی گہرائی رکھتے ہیں۔ ان کے ترجمے اور تحقیقی کام اردو کو عالمی علمی منظر نامے میں متعارف کروانے کا ایک سنجیدہ و پائیدار وسیلہ بنے۔ میر انیس کے اس طویل مرثیے کا آغاز اس مسدس سے ہوتا ہے:

جب قطع کی مسافتِ شب آفتاب نے
جلوہ کیا سحر کے رخِ بے حجاب نے
دیکھا سوئے فلک شہ گردوں رکاب نے
مڑ کر صدا رفیقوں کو دی اس جناب نے
آخر ہے رات حمد و ثنائے خدا کرو
اٹھو فریضۂ سحری کو ادا کرو (۴)

ڈیوڈ میتھیوز اس کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں:

The sun had run its journey over the night
Unveiled, the Down revealed her glorious face
The King who rides the heavens saw her light
And called his brave companions to their place
The time has come at last, to God give praise
Arise! In fitting prayer, your voice raise (۵)

اگر اس ترجمے پر غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ مترجم نے نہ صرف زبان بلکہ مرثیے کی روح کو بھی منتقل کرنے کی سعی کی ہے۔

میر انیس کے مرثیے میں موجود مذہبی کیفیت، جذباتی اپیل اور شعری توازن کو برقرار رکھنا ایک مشکل امر ہے، مگر میتھیوز کی کاوش قابل تحسین ہے۔ اگرچہ عروضی وزن مکمل طور پر نہیں آیا، لیکن جذباتی تاثر بڑی حد تک منتقل ہو گیا ہے۔

## این میری شمل (Annemarie Schimmel)

این میری شمل جرمنی کی ممتاز مستشرقہ، اسلامیات اور عرفانیات کی ماہر تھیں، جنہیں دینِ اسلام، مشرقی تہذیب اور اردو و فارسی ادب سے گہری وابستگی تھی۔ انہوں نے الٰہیات، تصوف، اسلامی ثقافت اور مشرقی ادب کے موضوعات پر درجنوں کتب تصنیف کیں جو مختلف زبانوں میں شائع ہوئیں۔

انہوں نے علامہ اقبال کی شاعری— بانگِ درا ، پیامِ مشرق اور جاوید نامہ—کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا اور انہیں جرمن ادبی حلقوں میں علمی وقار حاصل ہوا۔ اقبال پر ان کی معروف تصنیف Gabriel's Wing اقبالیات میں ایک اہم حوالہ شمار ہوتی ہے، جس پر انہیں 1988ء میں حکومتِ پاکستان کی جانب سے عالمی صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

این میری شمل کی نمایاں کتب میں Gabriel's Wing, Ghalib: Poet and Mystic, Pain and Grace, Mystical Dimensions of Islam, Islamic Calligraphy, My Soul is a Woman, And Muhammad is His Messenger، اور Deciphering the Signs of God شامل ہیں۔

ان کی کتاب Ghalib: Poet and Mystic میں نہ صرف غالب کی شاعری کا ترجمہ شامل ہے بلکہ ان کی صوفیانہ فکر کو مغربی قارئین کے لیے قابلِ فہم انداز میں بھی پیش کیا گیا ہے۔ ان کے ترجمے محض لسانی منتقلی نہیں بلکہ فکری اور روحانی تفہیم کا ذریعہ ہیں۔ ان کا انداز ترجمہ کم اور تعبیر زیادہ ہے، جس میں صوفیانہ گہرائی، فلسفیانہ رموز اور تہذیبی سیاق و سباق نمایاں انداز میں جھلکتے ہیں۔ انہوں نے اردو شاعری کو مغرب میں صرف متعارف نہیں کروایا، بلکہ اسے علمی سطح پر قابلِ احترام مقام عطا کیا۔ ترجمے کی ایک مثال ملاحظہ ہو:

Muslims! I have a word with in my heart
More radiant than the soul of Gabriel;
I keep it hidden from the Sons of Fire
It is a secret Abraham knew well. (۶)

اگر ان کے تراجم کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ این میری شمل کا انداز ترجمہ کم اور تفہیم زیادہ ہے۔ ان کی تحریروں میں فلسفیانہ گہرائی اور تصوف کی معنویت نمایاں ہے۔ انہوں نے اردو شاعری کو صرف ترجمہ نہیں کیا بلکہ اس کے فکری خدوخال کو بھی روشناس کروایا۔ یہ انداز یورپی قارئین کے لیے اردو شاعری کی تفہیم کو آسان بناتا ہے۔

## وکٹر کیرنن: (Victor Kiernan)

یہ ایک مشہور مستشرق، مورخ اور شاعر تھے۔ وکٹر کیرنن نے اقبالؒ اور فیض احمد فیض کی نظموں کے انگریزی تراجم کیے، جو دو

کتابوں کی صورت میں برطانیہ میں پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ان کی کتاب Poems of Iqbal دوسری جنگ عظیم کے بعد شائع ہوئی، اور آج تک اقبال کی اردو شاعری کے انگریزی تراجم میں ایک اہم انتخاب سمجھی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ انہوں نے فیض احمد فیض کی نظموں کو Poems of Faiz کے عنوان سے مرتب کیا۔انہوں نے فیض کی مشہور غزل گلوں میں رنگ بھرے کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔فیض احمد فیض کی غزل ملاحظہ فرمائے:

تازہ ہیں ابھی یاد میں اے ساقیٔ گلفام
وہ عکس رخ یار سے لہکے ہوئے ایام
وہ پھول سی کھلتی ہوئی دیدار کی ساعت
وہ دل سا دھڑکتا ہوا امید کا ہنگام (۷)

ترجمہ:

Fresh yet in memory,
Saqi, roses-sister,
Those days whose bright mirror
Reflects her face still:
Those moments like opening
Blossoms, of sight of her,
Moments like Buttering
Heartbeats of hope for her----(۸)

اگر اس ترجمے کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ وکٹر کیرنن نے نہ صرف شعری حسن کو برقرار رکھا بلکہ فیض کی شاعری میں موجود رومانویت اور انقلابی احساس کو بھی بخوبی منتقل کیا۔اگرچہ بعض مقامات پر اردو کی عروضی نزاکت متاثر ہوتی ہے، لیکن مجموعی طور پر ترجمہ فیض کی روح اور پیغام کو اچھی طرح سے پیش کرتا ہے۔

## کے سی کانڈا:(K. C. Kanda)

کے سی کانڈا ایک ممتاز بھارتی ماہرِ اردو، مترجم، نقاد اور ماہرِ لسانیات ہیں جنہوں نے اردو غزل اور کلاسیکی شعرا کی شاعری کو انگریزی زبان میں منتقل کر کے مغربی دنیا میں متعارف کروایا۔انہوں نے دہلی یونیورسٹی سے انگریزی میں ڈاکٹریٹ اور اردو ادب میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔اردو سے ان کی گہری دلچسپی اور دولسانی مہارت نے انہیں اردو شاعری کا ایک مؤثر مترجم بنا دیا۔

ان کی پہلی کتاب Masterpieces of Urdu Ghazals 1990 میں شائع ہوئی، جس نے انہیں اردو تراجم کے میدان میں ممتاز مقام عطا کیا۔اس کے بعد انہوں نے مرزا رفیع سودا، میر تقی میر، جوش ملیح آبادی، فراق گورکھپوری اور دیگر شعرا پر کتابیں تصنیف

گئیں، جن میں ہر شاعر کی منتخب غزلوں کا انگریزی ترجمہ موجود ہے۔ مثال کے طور پر، مرزا رفیع سودا کے ایک شعر کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

بس اب خاموش ہو سودا کے آگے تاب نہیں
وہ دل نہیں کہ اب اس غم سے جو کباب نہیں
کس کی چشم نہ ہوگی کہ وہ پر آب نہیں
سوائے اس کے تیری بات کا جواب نہیں
کہ یہ زمانہ ہے بے طرح کا زیادہ نہ بول (۹)

K.C. Kanda's Translation:

Be done, with your tale, Sauda, I can bear no more
Not a single heart is there which grief has left ungored,
Nor is there a single eye which tears haven't soaked,
But what you say is very true, we cannot ignore
Unfriendly is the tide of time, better speak no more (۱۰)

اسی طرح بہادر شاہ ظفر کی غزل سے اقتباس:

لگتا نہیں ہے جی میرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائدار میں (۱۱)

K.C. Kanda's Translation:

I feel ill -at -ease on this wasted health,
Who in this ephemeral world has ever found relief? (۱۲)

کے سی کانڈا کا ترجمہ فصیح، سادہ اور قاری کے فہم کے مطابق ہے۔ انہوں نے اردو غزل کے جذبات، اسلوب، اور تہذیبی فضا کو اس انداز میں منتقل کیا کہ ترجمہ ادبی اور تعلیمی دونوں حوالوں سے کارآمد ثابت ہوا۔ اگرچہ بعض جگہ عروضی نزاکت مکمل طور پر نہیں آتی، تاہم وہ مفہوم، جذبے اور تاثیر کو کامیابی سے قاری تک پہنچاتے ہیں۔

## آغا شاہد علی (Agha Shahid Ali):

آغا شاہد علی اردو اور انگریزی زبانوں کے ایک عبقری شاعر تھے، جنہوں نے غزل جیسے مشرقی صنفِ سخن کو انگریزی زبان میں خالص اصولوں کے ساتھ متعارف کروایا۔ ان کی کتاب Call Me Ishmael Tonight (2003) غزل کی کلاسیکی ہیئت، قافیہ، ردیف، اور تخیل کو مکمل طور پر اختیار کرتی ہے۔ آغا شاہد علی کو "انگریزی غزل کا سچا علمبردار" کہا جاتا ہے، جنہوں نے اس صنف کو مغرب میں نہ صرف مقبول بنایا بلکہ اسے ایک ادبی رجحان میں بدل دیا۔

ان کی غزل "By Exile" جو انہوں نے ایڈورڈ سعید کے نام منسوب کی، ایک اعلیٰ مثال ہے کہ کس طرح اردو کی جذباتی گہرائی، تصوف، اور تہذیبی تناظر کو انگریزی میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس غزل کا ایک شعری بند ملاحظہ ہو:

You open in heart to list unborn galaxies
Don't shut the folder when Earth is filed by exile. (١٣)

آغا شاہد علی نے انگریزی غزل کو صرف ایک ترجمے کی کوشش نہیں بلکہ ایک شعری تحریک میں تبدیل کیا۔ ان کے ہاں ترجمہ ایک تخلیقی عمل بن جاتا ہے جس میں صرف الفاظ نہیں بلکہ احساسات، روایت، اور زبان کی تہذیب بھی منتقل ہوتی ہے۔ "By Exile" ایک ایسی تخلیق ہے جو اردو غزل کی روح کو نہایت لطیف انداز میں انگریزی قاری کے دل تک پہنچاتی ہے۔

## فرانسس ڈبلیو پریچیٹ:(Frances W. Pritchett)

ایک ممتاز امریکی محقق، مترجم، اور لسانیات دان ہیں جنہوں نے اردو اور فارسی ادب پر تحقیق، تدریس اور ترجمہ کے ذریعے مغربی دنیا کو برصغیر کے ادبی سرمایے سے متعارف کروایا۔ ان کا سب سے قابل ذکر کام مرزا غالب کی شاعری پر ہے، خاص طور پر ویب سائٹ A Desert Full of Roses کے ذریعے۔ اس ویب سائٹ پر انہوں نے غالب کی غزلوں کا نہ صرف منظوم انگریزی ترجمہ کیا بلکہ ہر شعر کی تشریح، ثقافتی تناظر اور لسانی تفصیل بھی فراہم کی ہے۔ یہ کام انگریزی قارئین کو غالب کے شعری پیچیدگی، فلسفیانہ انداز اور تہذیبی معنویت کو سمجھنے کا موقع دیتا ہے۔ مثلاً غالب کا مشہور شعر:

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں (۱۴)

ترجمہ:

it's only/emphatically a heart after all, not stone and brick—
why wouldn't it fill up with pain?!
we will weep a thousand times—
why would anyone torment us?(١٥)

پریچیٹ نے ترجمہ کو محض لغوی عمل نہیں بنایا بلکہ غالب کی فکر، تشبیہات، اور طرزِ ادا کو ایک ایسے تنقیدی اور لسانی انداز میں پیش کیا ہے جو مغربی قارئین کو اساتذہ اردو کی تہہ دار شاعری سے قریب تر کرتا ہے۔

## وکرم سیٹھ:(Vikram Seth)

وکرم سیٹھ ۲۰ جون ۱۹۵۲ء کو کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک بھارتی ادیب، شاعر اور ناول نگار ہیں۔ انہوں نے شاعری کی کئی کتابیں اور تین ناول تحریر کیے، جن میں سب سے مشہور ناول A Suitable Boy ہے، جو دنیا کے طویل ترین انگریزی ناولوں میں

شمار ہوتا ہے۔اگرچہ وکرم سیٹھ بنیادی طور پر انگریزی کے بڑے ادیب تصور کیے جاتے ہیں، مگر انہیں اردو زبان، اس کی تہذیب اور کلاسیکی شاعری سے گہری دلچسپی ہے۔انہوں نے مرزا غالب اور علامہ اقبال جیسے شعرا کی شاعری کو انگریزی میں سمجھنے اور عام کرنے کی بھرپور کوشش کی۔وہ دو زبانوں کے مداح تھے اور کئی مواقع پر اردو رسم الخط کے تحفظ کی حمایت بھی کی۔"فیض احمد فیض کے ایک مشہور شعر کا مفہومی ترجمہ انہوں نے نہایت سادہ اور اثر انگیز انداز میں یوں کیا:"

رات یوں دل میں تری کھوئی ہوئی یاد آئی
جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آ جائے
جیسے صحراؤں میں ہولے سے چلے باد نسیم
جیسے بیمار کو بے وجہ قرار آ جائے (۱۶)

ترجمہ:

Last night your faded memory came to me
As in the wilderness, spring comes quietly,
As slowly, in the desert, moves the breeze,
As, to a sick man, without cause, comes peace. (۱۷)

یہ ترجمہ فیض کی رومانویت، سماجی شعور اور سادہ مگر گہری شاعری کو انگریزی میں مؤثر انداز سے منتقل کرتا ہے، اور ان کے فکری و جمالیاتی پہلوؤں کو مغربی قاری تک پہنچانے کی کامیاب کوشش ہے۔وکرم سیٹھ کا ترجمہ ادبی اعتبار سے اگرچہ مکمل کلاسیکی نہیں، مگر اس میں سادگی، جذبات، اور فہم کی وہ سطح موجود ہے جو جدید قاری کے لیے معنی خیز ہے۔انہوں نے غالب کے کلام کو صرف ترجمہ نہیں کیا بلکہ اسے مغربی مزاج کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کامیاب کوشش کی۔

### خوشونت سنگھ (Khushwant Singh):

خوشونت سنگھ (1915ء–2014ء) ہندوستان کے معروف ادیب، مؤرخ، صحافی اور مترجم تھے، جنہوں نے اردو، فارسی، پنجابی اور انگریزی ادب میں گہری دلچسپی لی۔وہ کئی دہائیوں تک اردو شاعری کے شیدائی رہے اور اردو کلاسیکی شعرا کے کلام کو انگریزی قارئین کے لیے سادہ مگر پُراثر انداز میں منتقل کرنے کی سعی کی۔ان کی مشہور کتاب Celebrating the Best of Urdu Poetry اردو شاعری کے انگریزی تراجم کے حوالے سے ایک اہم ماخذ ہے، جس میں غالب، میر، فیض، جگر، جوش اور دیگر شعرا کا انتخاب شامل ہے۔

خوشونت سنگھ کے تراجم کی سب سے نمایاں خوبی ان کی سادگی، تاثیر اور جذبہ منتقل کرنے کی صلاحیت ہے۔وہ لفاظی سے پرہیز کرتے ہوئے مفہوم کو آسان اور قابل فہم انگریزی میں ڈھالتے ہیں، جس سے اردو شاعری کا جمالیاتی اثر بھی برقرار رہتا ہے اور مغربی قاری

اسے بہ آسانی سمجھ پاتا ہے۔میر تقی میر کا شعر ملاحظہ کرے:

یارو مجھے معاف رکھو، میں نشے میں ہوں
اب دو تو جام خالی ہی دو، میں نشے میں ہوں (۱۸)

انگریزی ترجمہ(Khushwant Singh):

Friends, you should forgive me, for I am somewhat drunk
And if you must, give me an empty cup, for I am somewhat drunk (۱۹)

یہ ترجمہ میر کے لہجے، کیفیت اور مزاج کو ایک بیانوی سادگی سے پیش کرتا ہے، جس میں ترسیلِ جذبات کو فوقیت حاصل ہے۔ یہی اسلوب عام قاری کو اردو شاعری سے قریب کرتا ہے۔

خوشونت سنگھ کا اندازِ ترجمہ فکری گہرائی سے کم اور تاثراتی سچائی سے زیادہ جُڑا ہوا ہے، اور وہ اردو شاعری کو ایک دلپذیر اور قابل فہم قالب میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ان کے تراجم اردو ادب کو عام فہم بنانے کی راہ ہموار کرتے ہیں، اگرچہ وہ عروضی یا صوفیانہ جہتوں میں اتنے گہرے نہیں جاتے جتنے کہ بعض دیگر مترجمین۔

## رینالڈ الین نکلسن (R. A. Nicholson):

رینالڈ الین نکلسن ایک اور انگریزی مستشرق اسلامی ادر وہ اسلامی تصور دونوں کے سکالر تھے۔انگریزی زبان کے سکالرز اور مترجم رومی میں سے ایک کے طور پر بڑے پیمانے پر شمار کیے جاتے ہیں۔ نکلسن کا سب سے بڑا کام رومی کی مثنوی پر ان کا کام تھا جو 1925 اور 1940 کے درمیان شائع ہوا تھا۔اس کا انگریزی میں پہلا مکمل ترجمہ اور انگریزی میں اس کے پورے کام کی پہلی تفسیر دنیا بھر میں رومی علوم کے میدان میں بہت زیادہ اثر انگیز رہا ہے۔انہوں نے علامہ محمد اقبال کے استاد ہونے کے ناطے اقبال کی پہلی فلسفیانہ شاعری کی کتاب اسرار خودی کا فارسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا۔

اس کے علاوہ انہوں نے بہت سے اہم تراجم کیے جیسے کہ ہجویری کا صوفی مقالہ، رومی کی مثنوی، رومی کا دیوان، شمس تبریز کا دیوان شمس، 1898 میں ابن عربی کا ترجمہ سواک، 1911 میں سندھی زبان کے شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شاعری۔ یہ ان کے وہ اہم تراجم ہیں جنہوں نے انہیں عالمگیر شہرت دلائی۔علامہ اقبال کے ایک فارسی شعر کا ترجمہ، جو نکلسن نے "اسرارِ خودی" میں کیا، ملاحظہ ہو:

O THOU who hast gathered taxes from lions,
They need hath caused thee to become a fox in disposition (۲۰)

نکلسن کے ترجمے کا انداز روایتی لغوی ترجمے سے ہٹ کر ہے۔ وہ صرف الفاظ نہیں، بلکہ اسلوب، سیاق، اور فکری تہہ داری کو بھی منتقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے ان کے ترجمے میں فکری ہم آہنگی اور معنوی گہرائی نمایاں ہوتی ہے۔

اردو شاعری کے انگریزی تراجم محض لسانی تبدیلی نہیں، بلکہ تہذیبی، فکری اور جذباتی ترسیل کا ایک تخلیقی عمل ہیں، جو تہذیبوں کے درمیان فکری و جمالیاتی مکالمے کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ان تراجم کے ذریعے نہ صرف مشرقی ادب کی روح مغربی دنیا تک پہنچی ہے، بلکہ اردو کی شعری روایت، صوفیانہ رنگ، جذباتی تہہ داری اور لسانی نزاکت کو مغربی قارئین تک منتقل کرنے کی مخلص کوشش بھی کی گئی ہے۔اگرچہ ہر ترجمہ اصل کی مکمل نمائندگی نہیں کر سکتا اور عروضی حسن واستعارہ نگاری جیسی فنی باریکیاں اکثر جزوی طور پر ہی منتقل ہو پاتی ہیں، تاہم مترجمین کی انفرادی حسیت، لسانی مہارت اور ثقافتی بصیرت اردو شاعری کی روح کو انگریزی زبان میں ممکن حد تک سمو دینے میں کامیاب رہی ہے۔فارسی شعرا کی طرح اردو شعرا کی تخلیقات بھی اب عالمی ادبی منظر نامے کا حصہ بن رہی ہیں، اور یہ سلسلہ ادبیاتِ اردو کے فروغ کی سمت ایک امید افزا قدم ہے۔ یہ تراجم نہ صرف اردو ادب کی بین الاقوامی شناخت کے ضامن ہیں، بلکہ ایک علمی و تہذیبی پُل کا کردار بھی ادا کرتے ہیں۔

عصرِ حاضر کے مترجمین کے لیے لازم ہے کہ وہ ترجمے کو محض الفاظ کی تبدیلی نہ سمجھیں، بلکہ اس عمل کو ایک ثقافتی و جمالیاتی ذمہ داری کے طور پر اپنائیں۔ مشینی ترجمہ (Machine Translation) جیسے جدید وسائل جہاں سہولت فراہم کرتے ہیں، وہیں شاعری جیسی لطیف صنف میں ان کا بے احتیاط استعمال تخلیقی سطح کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔اسی طرح "ہائبرڈ انگریزی نظم" (Hybrid Poem) جیسے اسلوب، جو اردو اور انگریزی جمالیات کا امتزاج پیش کرتے ہیں، مستقبل کے ترجمہ نگاروں کے لیے ایک نیا در کھول سکتے ہیں۔ مستقبل میں مزید باذوق، دولسانی اور تہذیبی طور پر باشعور مترجمین کی کاوشیں اردو شاعری کو عالمی سطح پر نہ صرف مستند شناخت دیں گی، بلکہ اس کے جمالیاتی، فکری اور ثقافتی پہلوؤں کو بین الاقوامی ادبی مکالمے کا مستقل حصہ بھی بنا دیں گی۔

## حوالہ جات

1. Ghalib: Selected Poems and Letters" Editor: Frances W.Pritchett, Publisher: Columbia University Press New York, Year of publications 2017, Pg: 24
2. مرزا اسد اللہ خان، مرتبہ: مفتی انوار الحق، جدید دیوان غالب، مدھیہ پردیش اردو اکادمی بھوپال، 1921ء صفحہ نمبر 396
3. Ghalib: Selected Poems and Letters" Editor: Frances W.Pritchett, Publisher: Columbia University Press New York, Year of publications date: 2017, Pg: 24
4. صالح عابد حسین، انیس کا مرثیہ، جلد نمبر 2، پبلیشر۔ صالح عابد حسین، سن اشاعت: 2020, صفحہ نمبر 309
5. Matthews, David J. The Battle of Karbala: A Marsiya of Mir Anees, translated with Introduction. Rupa & Co., 1994, pg. 35
6. Gabriel's wing, by Schimmel, Annemarie, Publisher Leiden, E. J. Brill, Publication date 1963, pg 259

7. فیض احمد فیض، نسخہ ہائے وفا ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس دہلی، 1992 صفحہ نمبر 143
8. Poem by Faiz Ahmad Faiz translate Victor Kieran publisher George Allen & unwin Ruskin House Museum Street، London ، Publication date 1971, pg 16
9. Kanda, K. C. Master of Peace: Patriot Urdu Poetry. New Delhi: Sterling Publishers Pvt. Ltd., 2005 (Reprint 2009), p. 20.
10. Ibid
11. Kanda, K. C. *Master of Peace: Patriot Urdu Poetry*. New Delhi: Sterling Publishers Pvt. Ltd., 2005 (Reprint 2009), pg. 40
12. Ibid
13. Dar, M. A. (2024). Agha Shahid Ali's "Call Me Ishmael Tonight": A Study of Championing Urdu Ghazal in the English Occident. Creative Saplings, Nov 2024, pg11
14. مرزا اسد اللہ خان، مرتبہ: مفتی انوار الحق، جدید دیوان غالب، مدھیہ پردیش اردو اکادمی بھوپال، 1921ء صفحہ نمبر ۲۸۷
15. Pritchett, Frances W. A Desertful of Roses: the Urdu Ghazals of Ghalib. Columbia University. Ghazal 115, Verse 1. Retrieved from https://franpritchett.com/00ghalib/115/115_01.html
16. فیض احمد فیض، نسخہ ہائے وفا1(کلیاتِ فیض)، مطبع: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، اشاعت: 2009ء، صفحہ نمبر: 13۔
17. Seth, Vikram. Faiz Translated by Vikram Seth. Raza Rumi, 10 March 2009. Available at: https://razarumi.com/faiz-translated-by-vikram-seth/
18. Singh, Khushwant, translator. *Celebrating the Best of Urdu Poetry*. By Meer Zaheer Abbas Rustamani, Penguin Books, 2003, pg. 18.
19. Singh, Khushwant, translator. *Celebrating the Best of Urdu Poetry*. By Meer Zaheer Abbas Rustamani, Penguin Books, 2003, pg. 20.
20. Nicholson, Reynold A, The Secrets of The Self, Publisher: Macmillan and co, limited St. Martin's Street, London, Publication date: 1920, pg38